



رسالہ نمبر: 42

سانپ نماجین

اور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر واقعات



www.sirat-e-mustaqeem.com

- 9 بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی * مصیبت دُور ہونے کا عمل 2
نیند اُڑانے کا عجیب نسخہ * کامل پیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات 15
25 قادریوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول 23 * مُرشد کے 16 حقوق 25



شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطا قادری رضوی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿سانپ نما جن﴾

شیطان لاکھ سُستی دلائل مگر آپ یہ رسالہ (28 صفحات) مکمل
پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

هُجُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شَاہِ نَبِیِ آدَم، رَسولِ مُحْتَشَم، شَرَفِ اُمَمِ صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب
تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے استغفار (یعنی دعائے مغفرت) کرتے رہیں گے۔“
(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولیوں کے سردار، شہنشاہِ بغداد، سرکارِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ اپنے مدرّسے
(مدرّسے) کے اندر اجتماع میں بیان فرما رہے تھے کہ چھت پر سے ایک سانپ آپ
رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ پر گرا۔ سامعین میں بھگدڑ مچ گئی، ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا مگر سرکارِ
بغداد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَادِ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ سانپ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے کپڑوں میں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

گھس گیا اور تمام جسم مبارک سے لپٹتا ہوا گر بیان شریف سے باہر نکلا اور گردن مبارک پر لپٹ گیا۔ مگر قربان جائیے! میرے مرشد شہنشاہ بغداد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَادِ پر کہ ذرہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آگیا اور دُم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے: حضور! سانپ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا: سانپ نے کہا: ”میں نے یُہُت سارے اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔“ (مُلَخَّصُ اَزْہِجَّةِ الاسرار لِلشَّطْنُوْنِ ص ۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ کوئی عام سانپ نہیں بلکہ سانپ مُمَاجِن تھا جس نے ہمارے غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کا امتحان لینے کی کوشش کی تھی اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ثابت قدم رہے۔

﴿۲﴾ بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

اسی سانپ مُمَاجِن کی دوسری خوفناک حکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

کی استقامت پر عقیدت سے سر دھننے پٹنا چھوڑ شہنشاہ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامع منصور میں مصروفِ نماز تھا کہ وہی سانپ آگیا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

اور اُس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر رکھ کر منہ کھول دیا! میں نے اُسے ہٹا کر سجدہ کیا، مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسری آستین سے نکلا، نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِن ہے، وہ جِن مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو تنگ کرنے والا ہوں، میں نے سانپ کے رُوپ میں بہت سارے اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا، پھر وہ جِن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۶۹ ادار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلمان

بنے سنگدل موم سماں غوثِ اعظم (قبالہ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مرشدِ کامل، سرکارِ بغداد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد

کی بھی کیا شان ہے! آہ! ایک ہماری نماز ہے کہ ہم پر مکھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان

ہو جائیں، معمولی خارش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا

کہ جنات بھی ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے غلام بن جاتے ہیں۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن ابی)

﴿۳﴾ شیطان کا خطرناک وار

سرکارِ بغداد حُصُو رِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر پیاس کا سخت غلبہ تھا، ایسے میں میرے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا اُٹھو دار ہوا، اُس میں سے کچھ بارش کے قطرے گرے جنہیں میں نے پی لیا، اس کے بعد بادل میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اور ایک آواز گونجنے لگی: ”اے عبدُ القادر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تمام حرام چیزیں تیرے لئے حلال کر دیں۔“ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا، ایک دم روشنی ختم ہو گئی اور اس نے دھوئیں کا روپ دھار لیا اور آواز آئی: ”اے عبدُ القادر! اس سے قبل میں سترِ اولیاء کو گمراہ کر چکا ہوں مگر تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے مردود! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل نے بچا لیا۔ (ایضاً ص ۲۲۸)

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت

یہی عرض ہے آخری غوثِ اعظم (قبالہ بخشش)

چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان بڑا مکار و عیار ہے، وہ طرح طرح کے

شُعْبَدے (شع۔ ب۔ دے) یعنی جادوئی کرتب بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و رُوپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

رہنا چاہیے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہیئے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولت ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے نیز جس کے پاس ایمان جتنا مضبوط ہوگا اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی لہذا وہاں شیطان بہت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے پیر و مرشدِ حضورِ عَظَمَ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کے پاس ایمان و اعمال کے خزانے کے انبار کو دیکھ کر شیطان نے ڈاکے ڈالنے کی مُتَعَدِّد بار کوشش کی مگر وہ ناکام و نامراد ہی رہا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۴﴾ شیطان کے مزید حملے

پیروں کے پیر، پیرِ دست گیر، روشن ضمیر، قُطْبِ رَبَّانِی، محبوبِ سُبْحَانِی، پیرِ لاثانی، غوثِ الصَّمَدِ اِنِی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشَّیْخِ سَیِّدِ الْبُوْمُحَمَّدِ عَبْدُ الْقَادِرِ حَیْلَانِی قُدَّسَ سِرُّہُ الْوِثَّانِی تَحْدِیثِ نِعْمَت اور اہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیطاں خوفناک شکلوں میں فوج و رُفوج طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنْتَشِر ہو کر بھاگ جاتے، کبھی کوئی شیطان اکیلا آ کر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اس کو زوردار طمانچہ مارتا تو وہ بھاگنے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبارتِ اذکار)

گلتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا تو وہ جل جالتا۔ (ایضاً ص ۱۶۵)
دل پہ گندہ ہو ترا نام کہ وہ دُرُودِ رَجِیْمِ

اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغْرا تیرا (حداقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۵﴾ غیبی ہاتھ

هُوَ رَغُوْثِ اعْظَمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ فرماتے ہیں: ایک بار نہایت خوفناک صورت والا ایک شخص جس سے بدبو کے بھبکے اُٹھ رہے تھے آکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں ابلیس ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے چیلوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا: دفع ہو۔ اُس نے انکار کیا۔ اتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس نے اُس کے سر پر ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ زمین میں دھنس گیا مگر پھر اُس نے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک نقاب پوش صاحب گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تلواردی۔ یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۶۶)

بادلوں سے کہیں رُکتی ہے کُرکتی بجلی

دُھالیں چھٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے جو تیغا تیرا (حداقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر رُوحِ جَدُّ رُودِ شَرِیف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

﴿۶﴾ شیطان کے جال

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے دیکھا کہ شیطان دُور بیٹھا اپنے سر پر خاک اڑا رہا ہے اور روتے ہوئے کہہ رہا ہے: ”اے عبدُ القادر! میں آپ سے مایوس ہو گیا ہوں۔“ میں نے کہا: اے ملعون! دفع ہو، میں تجھ سے کبھی بھی بے خوف نہیں ہو سکتا۔ وہ بولا: آپ کی یہ بات میرے لیے سب سے زیادہ گراں (یعنی سخت) ہے۔ اس کے بعد اس نے مجھ پر بہت سارے جال، پھندے اور حیلے ظاہر کئے اور میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ یہ دُنیا کے جال ہیں جن سے میں آپ جیسوں کا شکار کیا کرتا ہوں۔ میں ایک سال تک جدّ و جہد کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ سارے جال ٹوٹ گئے۔ پھر میرے ارد گرد بہت سارے اسباب ظاہر ہوئے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ آپ سے مُتَعَلِّق مخلوق کے اسباب (یعنی مخلوق کی محبتیں وغیرہ) ہیں۔ چنانچہ اس معاملے میں بھی میں نے مزید ایک سال توجّہ (جدّ و جہد) کی حتیٰ کہ وہ جال بھی سب کے سب ٹوٹ گئے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۶۶)

جس کو لکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے

جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا (حدائق بخشش)

سدھرنے کی کوشش ترک نہیں کرنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس و شیطان سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (بوئیلی)

ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے اس سے نجات پانے کے لئے سا لہا سال تک جد و جہد فرمائی یہاں اُن لوگوں کیلئے بڑا درسِ عبرت ہے جو بہت جلد ہمت ہار جاتے اور بول پڑتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے جتن کئے، کافی عرصہ مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبتِ اختیار کی، مدنی قافلوں میں بھی سفر کئے مگر نفس و شیطان سے جان نہ چھوٹی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اصلاح کیلئے عمر بھر کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

تو قُوت دے میں تنہا کامِ بسیار

بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ﷺ اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿۷﴾ سرد رات میں چالیس بار غسل

”بَهَجَةُ الاسرار شریف“ میں ہے، سرکارِ بغدادِ حُصُوْرِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ”گرخ“ کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، درخت کے پتوں

اور بوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا

ایک جُبہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحَبَّت سے نجات حاصل

کرنے کے لیے ہزار جتن کیے، میں گمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گونگا،

نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا، خوفناک غاروں اور بھیانک

وادیوں میں بے جھجک داخل ہو جاتا۔ دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِتِّفَات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں مُدَّتوں ”مدائن“ کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آئیں، ایک بار سخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا، میں فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح میں نے اُس ایک رات میں چالیس بار غسل کیا۔

(مُلَخَّص از بَہجَةُ الاسرار للشَّطنوفی ص ۱۶۵)

کہا تُو نے جو مانگو گے ملیگا

رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُصِیْبَت دُور ہونے کا عمل

حضرت علامہ امام شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الثُّوْرَانِ ”طبقاتِ کبریٰ“ میں حُضُورِ غُوثِ

الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں: اِبْتِدَاءً مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں،

جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز و آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی

﴿فَرَمَانٌ مُّصْطَفًى﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو مرتبیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یہ دو آیات مبارکہ جاری ہو گئیں:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۱ تَرْجَمُهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: تو بے شک دشواری کے

(پ ۳۰، الم نشرح: ۵-۶) ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی برکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔

(الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَى ج ۱ ص ۷۸ ملخصاً دار الفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہم بھی کوشش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ

نے اپنے ربِّ مُعَظَّم عَزَّوَجَلَّ کا قرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ

تعالٰی علیہ والہ وسلم کو خوش فرمانے، نفس و شیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا

چھڑانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے،

مبلّغ کا شرف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم مچانے اور بے شمار کفّار کو دامنِ اسلام

میں داخل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جدّ و جہد فرمائی۔ خیر ہم هُوَ رِغُوْثِ پَاک رَحْمَةُ اللہِ

تعالٰی علیہ کی طرح مُجَاهِدَات تو کرنے سے رہے مگر ہمت ہارے بغیر تھوڑی بہت کوشش تو

﴿فَرَمَانُ مُصْطَفٰی﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُود و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (زبہ زیبا)

جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ گھو کے ملا کرتا ہے

آپ کو گھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا (ذوقِ نعت)

﴿۸﴾ 25 برس جنگلوں میں۔۔۔

سرکارِ بغدادِ حُصُو رِغُو ثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی مَحَبَّتِ کادم بھرنے والے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِہ نے عبادتوں اور ریاضتوں میں عراق کے جنگلوں میں 25 برس گزار دیئے۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قرآن و سُنَّتِ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے سُنَّتوں کی تربیت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے مَدَنی قافلہوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر کرنا نصیب ہو جائے۔

کوئی سائلک ہے یا واصل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۹﴾ زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغدادِ حُصُو رِغُو ثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتی اٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈکڑہاوردہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

کہ دوسرے فقراء بھی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر ایثار کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور قریب الموت ہو گیا تو میں نے پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی اٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک عجمی نوجوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بھٹنا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دم شدت اختیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ میں منہ کھول دوں تاکہ وہ میرے منہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نفس کو ڈانٹا کہ ”بے صبری مت کر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔“

یہ ایک وہ نوجوان میری طرف مُتوجَّہ ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجائے آپ بھی کھانے میں شریک ہو جائیے! میں نے انکار کیا، اُس نے اصرار کیا، میرے نفس نے مجھے کھانے کے لئے بہت ابھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار ہی کیا مگر اُس نوجوان کے پیہم اصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جمیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جمیلان ہی کا ہوں۔ اچھا یہ بتائیے آپ مشہور زہد حضرت سید ابو عبد اللہ صومی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے نواسے عبد القادر کو جانتے

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر رُوئے تَعَدُّد و سَوَاہِر و رُوپَاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بغداد آنے لگا تو آپ کی امی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سو نے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آ کر تلاشتار ہاگر آپ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہو گئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے بڑھال ہو گیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بھٹنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بھی بخوشی اسے تناول فرمائیے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے پہلے آپ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں، بقیہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طلب گار ہوں، میں نے اضطراری حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بہت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور

چلا گیا۔

(الدَّیْل علی طبقات الحنابلة ج ۳ ص ۲۵۰ دار الکتب العلمیة بیروت)

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث (حدائق بخشش شریف)

ایثار کی عظیم فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار

مَدَنی پھول ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشد غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہ

الاکرم ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت تنگدستی اور فاقہ مستی کے باوجود غذا اور رقم کے

(ابن عمری)

فَرَمَانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر رُودِ شریف پر صوم اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مُعاملے میں بے مثال ایثار سے کام لیا جبکہ دوسری طرف غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عقیدت کا دم بھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بھوکے رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بالفرض گیارہویں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حرص کا ایسا غلبہ طاری ہو جائے کہ جی چاہے بس سارے کا سارا تھال میں ہی کھا ڈالوں، بوٹی تو گجاکسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آپ کو جب کبھی دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اتفاق ہو، بڑے بڑے نوالے بغیر چبائے جلد جلد نگٹنے اور عمدہ بوٹیاں اپنی طرف سرکا لینے کی حرص غالب آئے اُس وقت اپنے پیرو مُرشد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بیان کردہ حکایت کے ساتھ ساتھ یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ذہن میں دُورالیںجئے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔“ (تحائف السَّالَةِ لِلزَّیْدِی ج ۹ ص ۷۷۹) نیز فیضانِ سنت جلد اول صَفَحہ 482 پر مرقوم حضرت سیدنا ابوسلمیمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا عنایت فرمودہ یہ مدنی پھول بھی قبول فرما لیجئے: ”نفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نفع بخش ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸ ادارہ صادر بیروت)

مری حرص کی عادت بد مٹا دے

مرے غوث کا واسطہ یا الہی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۰﴾ نیند اڑانے کا عجیب نسخہ

سرکارِ غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ تحریرِ نعمت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس سال تک عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد نماز عشاء نوافل میں ایک قرآن پاک ختم کرتا رہا۔ ابتداء میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا سر ادیوار میں گڑی ہوئی کھوئی سے باندھ دیا کرتا تھا تا کہ اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے جھکے سے آنکھ کھل جائے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۱۸)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قصد کیا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وقت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قرآن کریم ختم کیا۔

(بہجۃ القادریہ)

گرانے لگی ہے ہمیں لغزش پا

سنجاولو! ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمہ کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والو! دیکھا آپ نے!

فَرْمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قبر ادا کر لگتا اور قبر ادا شد پہاڑ پھٹتا ہے۔ (عبارتِ ان)

سرکارِ بغداد دُھو رغوٹِ پاک رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کس قدر عبادت کا اہتمام فرماتے تھے اب اگر ہم سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچ وقت کی نماز بھی نہ پڑھی جائے تو ہم کس قسم کے عاشقانِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم ہیں؟

مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے

نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۱۱﴾ صاحبِ قبر کی امداد

پیروں کے پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر، شیخ عبد القادر جیلانی قُدس سرُّہ الدِّیَّانِ بروز بدھ 27 ذوالحجۃ الحرام ۱۲۹۵ھ کو ”شُونِیزِیہ“ کے قبرستان میں اپنے استاذِ محترم حضرت سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمۃُ اللہِ الجَوَاد کے مزار شریف پر علماء و فقراء کے قافلے کے ہمراہ تشریف لے آئے اور کافی دیر تک کھڑے کھڑے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ دھوپ بہت تیز ہو گئی۔ جب لوٹے تو آپ رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے چہرہ انور پر بشارت کے آثار تھے۔ جب آپ رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی علیہ سے اس قدر طویل دُعا کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: 15 شعبان الْمُعَظَّم ۴۹۹ھ بروز جمعہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے اس مزار شریف میں آرام فرمانے والے میرے استاذِ گرامی سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمۃُ اللہِ الجَوَاد کے ساتھ ایک قافلہ جانب ”جامع الرضا“ رواں دواں تھا۔ راستے میں جب ایک نہر کے پُل

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ کھا تو جب میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (فرمانی)

پر سے گزرے تو شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے اچانک مجھے دکھ کا دے کر نہر میں گرادیا، سخت سردیوں کے دن تھے، میں نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر غسلِ جمعہ کی نیت کر لی، جوں توں پانی سے نکلا اور اپنا صُوف (یعنی اُون) کا جُبہ نچوڑا اور قافلے سے جا ملا۔ شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے مُرید خوش طبعی کرنے لگے، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: میں نے عَبْدُ الْقَادِر کا امتحان لیا جس میں اُن کو پہاڑ کی طرح مُسْتَحْكَم پایا۔ حُصُوْر غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَر نے مزید فرمایا کہ میں نے اپنے استاذ سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کو ان کے مزار پر انوار میں ہیرے اور جواہرات کے لباس میں ملبوس سر پر یاقوت کا تاج پہنے، ہاتھوں میں سونے کے نگین اور پاؤں میں سونے کے نعلین شریفین میں ملاحظہ کیا، مگر تَعَجُّب خیز بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ان کا دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ کام نہیں کر رہا تھا! میرے اِسْتِفسار پر بتایا: ”یہ وہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو نہر میں دھکیلا تھا، کیا آپ مجھے مُعاف کرتے ہیں؟“ جب میں نے مُعاف کر دیا تو اُنہوں نے کہا کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا فرما دیجئے کہ میرا دایاں ہاتھ دُرست ہو جائے۔ لہذا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگتا رہا اور پانچ ہزار اصحابِ مزار اولیاءُ الْغَفَّار اپنے اپنے مزار میں اُمین کہتے اور میری سفارش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا دایاں ہاتھ دُرست فرما دیا جس سے اُنہوں نے خوش ہو کر مجھ سے مُصافحہ کیا۔

بغدادِ مُعلٰی میں یہ خبر جب مشہور ہوئی تو سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے بعض

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مُریدین پر شاق گزرا اور وہ تصدیق کیلئے دربارِ غوثیہ میں حاضر ہوئے مگر آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، حضورِ غوثِ الاعظم دَستِ گیرِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْقَدِیْرِ نے اُن لوگوں کے دلوں کا حال جان لیا اور خود ہی ارشاد فرمایا: آپ حضرات دو شیخ پسند کر لیں جو آپ کا یہ مسئلہ (مَسْـئَـلَہ) حل کریں۔ چنانچہ یہ معاملہ حضرت سیدنا شیخ یوسف ہمدانی اور حضرت سیدنا شیخ عبدالرحمن گردی رَحِمَہُمَا اللہ تعالیٰ جو کہ اصحابِ کشف تھے انہیں سونپ دیا گیا اور حضورِ غوثِ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہ اکبرہ کی خدمت میں عرض کر دی گئی کہ ہم آپ کو جمعہ تک مہلت دیتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات آپ کی تصدیق کر دیں۔ حضرت سیدنا غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہ اکبرہ نے فرمایا: اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ حضرات یہاں سے اُٹھنے بھی نہ پائیں گے کہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ فرما کر حضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہ اکبرہ نے سرِ انور جھکا لیا۔ تمام حاضرین نے بھی اپنا سر جھکا لیا۔ اتنے میں حضرت سیدنا شیخ یوسف ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوِثَاقِی پابِزِہِ (یعنی ننگے پاؤں) جلدی جلدی تشریف لائے اور اعلان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ابھی ابھی مجھ پر شیخ حَمَّاد علیہ رَحْمَةُ اللہ الجَوَاد ظاہر ہوئے اور حکم دیا کہ فوراً شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوِثَاقِی کے مدرسہ میں جا کر سب کو بتا دو: ”شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْوِثَاقِی نے آپ حضرات کو میرے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔“ اتنے میں حضرت سیدنا شیخ عبدالرحمن گردی علیہ رَحْمَةُ اللہ الْقَوِی بھی آگئے اور انہوں نے بھی حضرت سیدنا شیخ یوسف

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ اللہُ دَانِی کی طرح ہی کہا۔ اس پر تمام حضرات نے حضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم سے مُعَانِی مانگی۔
(بہجۃ الاسرار ص ۱۰۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا (حدائق بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت میں ہمارے لیے حکمت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ مِنْجُمْلَہ یہ کہ اسلامی اُستاز یا پیر و مرشد کی طرف سے کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جو سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر صَبْر و تَحَمُّل کا دامن تھامے رہے نہ کہ اپنے اُستاز یا پیر کی مخالفت کر کے اپنی آخرت داؤ پر لگا دے جیسا کہ ہمارے غوثِ اعظم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم کے اُستازِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے انہیں سخت سردی میں نہر میں گرادیا پھر بھی آپ رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے صَبْر کے ساتھ ساتھ غسلِ جمعہ کی نیت بھی فرمائی اور زَبان پر حرفِ شکایت نہ لائے۔

پیر پر اعتراضِ بربادی ہے

یقیناً جو دینی طالبِ علم اپنے اسلامی اُستاز پر اور جو مرید اپنے پیر و مرشد پر اعتراض کرتا ہے وہ فیضانِ علم و معرفت سے محروم رہتا بلکہ ہلاکت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عَظِیْمُ الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن ابی)

و مِلَّت، حامی سُنَّت، مَاجِی بدعت، عَالِم شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ عَلَامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی نَقْل فرماتے ہیں: ”پروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مُریدوں کے لیے زہرِ قَاتِل ہے، کم کوئی مُرید ہوگا جو اپنے شیخ پر اعتراض کرے پھر فَلَاح (یعنی کامیابی) پائے، شیخ کے تَصَرُّفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں خِضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات یاد کر لے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں، بظاہر جن پر سختِ اعتراض تھا (جیسے مسکیوں کی کشتی میں سُورِخ کر دینا، بے گناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا، جو انہوں نے کہا، یوں ہی مُرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیلِ قطعی ہے۔“ حضرت سَیِّدُنا امام ابوالقاسم قُشَیرِی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ”رسالہ قُشَیرِیہ“ میں فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابوعبدالرحمن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی کو فرماتے سُنّا، ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسہل صعلو کی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: جو اپنے پیر سے کسی بات میں ”کیوں!“ کہے گا کبھی فَلَاح نہ پائے گا۔ [رسالہ قُشَیرِیہ ص ۲۷۶] [فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۵۱۰ تا ۵۱۱]

پیرِ کامل اور پیرِ ناقص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مبارک فتویٰ صرف جامع شرائطِ پیر یعنی پیرِ کامل کے بارے میں ہے۔ جو پیرِ نئی کریم کا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر کس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام زور پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (بخاری و ترمذی)

گستاخ ہو وہ مُرتد ہے اور جو کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرتا ہو وہ گمراہ و بد مذہب ہے ایسوں کا مُرید بننا جائز و گناہ ہے نیز جو پیر کھلم کھلا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو وہ **فَاسِقِ مُعْلِن** کہلاتا ہے۔ مثلاً علی الاعلان نمازیں قضا کرتا ہو، نشہ کرتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، بے پردہ خواتین کے ہجوم میں بیٹھتا ہو، عورتوں سے ہاتھ چُمو اتایا پاؤں دَبواتا ہو، علانیہ فلمیں ڈرامے دیکھتا ہو، داڑھی منڈا تیا یا ایک مٹھی سے گھٹاتا ہو وہ **فَاسِقِ مُعْلِن** ہے، ایسے پیر کی بیعت جائز نہیں۔ دیکھ بھال کر مُرید بننا چاہئے۔

چُنائچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 278 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے: { 1 } سنی صحیح العقیدہ ہو { 2 } اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے { 3 } فاسقِ مُعْلِن نہ ہو { 4 } اُس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۳) اگر کسی پیر کے اندر ان چاروں میں سے ایک بھی شرط کم ہو تو اس کا مُرید بننا جائز نہیں۔ اگر لاعلمی میں کسی نے ایسے پیر سے بیعت کر لی ہو جس میں کوئی شرط کم ہو تو اُس کی بیعت توڑ دینا ضروری ہے، اس کیلئے ”پیر ناقص“ کو خبر دینے کی حاجت نہیں، اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں فلاں سے بیعت توڑتا ہوں، بلکہ پیر سے اعتقاد اُٹھ جانے کی صورت میں خود ہی بیعت ٹوٹ جاتی

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

ہے۔ اب کسی بھی جامع شرائط پیر سے بیعت کر سکتا ہے اور اس پیر کامل کو بتانے کی حاجت نہیں کہ میں فلاں کی بیعت توڑ کر آپ کا مرید ہوا ہوں۔

کامل پیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات

بلاوجہ شرعی پیر کامل، جامع شرائط کی بیعت توڑنا از روئے طریقت سخت محرومی اور از روئے شریعت بھی سخت ممنوع ہے۔ اس بارے میں طریقت کی کتابوں میں اولیاء کرام کے بیسیوں اقوال دیکھے جاسکتے ہیں۔ شریعت میں ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شرعاً احسان کا بدلہ کم از کم شکریہ ادا کرنا ہے۔ پیر کامل کا مرید ہونے سے آدمی کو اولیاء کرام کے سلسلے کے ساتھ نسبت حاصل ہو جاتی ہے نیز فیض کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے اور راہ طریقت کی بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں اور بسا اوقات تو زندگی میں ایک مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلے میں شکریہ ادا کرنے کے بجائے بیعت ہی توڑ دینا یقیناً سخت ناشکری ہے اور ناشکری شرعاً ممنوع ہے چنانچہ حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ ﷻ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۸۲ حدیث ۱۹۶۲) نیز جب ایک مرتبہ آدمی کسی پیر کامل کی بیعت ہو جاتا ہے تو فیض کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اگرچہ مرید ناقص کو وہ نظر نہ آئے۔ تو جب فیض کا سلسلہ شروع ہو چکا تو اسے برقرار رکھنا چاہیے کیونکہ حدیث مبارک میں ہے کہ مَنْ رَزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزِمْهُ یعنی جس کو کسی شے سے رزق ملے وہ اسے لازم پکڑ لے۔

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر رُوئے جہد رُوئے شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

(شُعْبُ الْاِيْمَان ج ۲ ص ۸۹ حدیث ۱۲۴۱) لہذا جب ایک جگہ سے فیض مل رہا ہے تو اسے لازم پکڑنا چاہیے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فی زمانہ جب کوئی کسی کی بیعت توڑتا ہے تو دو چیزیں عام سی ہیں بلکہ ایک تیسری چیز بھی۔ پہلی دو چیزیں تو یہ ہیں کہ بیعت توڑنے والا اپنے سابقہ پیر کو حقیر سمجھتے ہوئے بیعت توڑتا ہے اور مسلمان اور خصوصاً پیر کامل کو حقیر سمجھنا حرام اور سخت مہلک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ دوسری بات کہ عموماً بیعت توڑنے والے بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) پیر کو ایذا پہنچاتے ہیں اور یہ دوسرا حرام ہے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ عموماً بیعت توڑنے والے سابقہ پیر کی غیبت اور اُس کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہوتے ہیں اور یوں گناہوں کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بہر حال عافیت و نجات اسی میں ہے کہ جب ایک در کو مضبوطی سے تھام لے تو اسے تھامے رکھے اور بلاوجہ آوارہ گردی اور پریشان نظری کا شکار نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قادریوں کیلئے بشارت کے بغدادی پھول

بَہجۃ الاسرار میں ہے: پیروں کے پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر، قُطْبِ رَبَّانِی، محبوبِ سبحانی، پیرِ لاثانی، قنْدیلِ نُوْرانی، شہبازِ لامکانی، الشَّیْخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قُدْسِ سَمَاءُ الدِّیَّانِ کا فرمانِ بشارت نشان ہے: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام درج تھے اور کہا

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (بوئیلی)

گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغہ جہنم سے استفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنم میں میرا کوئی مرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”نہیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عزّت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مرید لپٹھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں تو لپٹھا ہوں، مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخلِ جَنّت نہ کروالوں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۹۳)

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے میں اسے قبول کر کے اپنے مریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجّہ رکھتا ہوں۔ میں نے منکرِ نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔ (مُلَخَّصٌ اَزْ بِہِجۃ الاسرار ص ۱۹۳)

سنا لا تَخَفْ تیرا فرمانِ عالی!

غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم (قبالہ بخشش)

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

”یا غوثِ اعظم نگاہِ کرم“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مُرشد کے 16 حقوق

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، وَلِی نِعْمَت، عَظِیْمُ
الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وِ مِلَّت، حامیِ
سُنَّت، مَاجِیِ بَدْعَت، عالمِ شَرِیعت پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکَت،
حضرتِ علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ
رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مرشد کے حقوق مرید پر شمار سے (بھی) اَفْزُول (یعنی بڑھ کر) ہیں،
خُلاصہ یہ ہے کہ (مرید) { ۱ } اِن (یعنی مرشد) کے ہاتھ میں ”مردہ بدستِ زندہ“ (یعنی زندہ
کے ہاتھوں میں مردہ کی طرح) ہو کر رہے { ۲ } اِن کی رِضا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اِن کی
ناخوشی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے { ۳ } اُنہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے
بہتر سمجھے { ۴ } اگر کوئی نعتِ بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مرشد ہی کی عطا
اور اُنہیں کی نظرِ توجّہ کا صدقہ جانے { ۵ } مال، اولاد، جان، سب اِن پر تصدّق کرنے
(یعنی لُٹانے) کو تیار رہے { ۶ } اِن کی جو بات اپنی نظر میں خِلافِ شَرع بلکہ مَعَاذِ اللہ
عَزَّوَجَلَّ کبیرہ (گناہ) معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے
بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے { ۷ } دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی
(اپنے) مرشد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو مرتبیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

دوسرا باپ نہ بنائے { ۸ } ان کے حضور بات نہ کرے { ۹ } ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہمہ تن (یعنی مکمل طور پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے { ۱۰ } جو وہ پوچھیں نہایت ہی نرم آواز سے بکمالِ ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے { ۱۱ } ان کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، ان کی اولاد، ان کے مکان، ان کے محلّے، ان کے شہر کی تعظیم کرے { ۱۲ } جو وہ حکم دیں ”کیوں!“ نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تقدیم (یعنی اَوَّلِیَّت) دے { ۱۳ } ان کی غیبت (”غے۔ بَہت“ یعنی غیر موجودگی) میں بھی ان کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے { ۱۴ } ان کی موت کے بعد بھی ان کی زَوجہ سے نکاح نہ کرے { ۱۵ } روزانہ اگر وہ زندہ ہیں، ان کی سلامتی و عافیت کی دُعا بکثرت کرتا رہے اور اگر انتقال ہو گیا تو روزانہ ان کے نام پر فاتحہ و دُرود کا ثواب پہنچائے { ۱۶ } ان کے دوست کا دوست، ان کے دشمن کا دشمن رہے۔ غرض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد ان کے علاقے (یعنی تعلق) کو تمام جہان کے علاقے (یعنی تعلق) پر دل سے ترجیح دے اور اسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ایسا ہوگا تو ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ و سید عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و حضراتِ مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی مدد زندگی میں، فُزوع میں، قَبْرِ میں، حَشْرِ میں، مِیزان پر، صراط پر، حوض پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔ اس کے مرشد اگر خود کچھ نہیں تو ان کے مُرشد تو کچھ ہیں یا مُرشد کے مُرشد یہاں تک کہ صاحبِ سلسلہ (قادریہ) حُصُو ر پُر نور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی علیہ

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (زب: زیب)

پھر یہ (قادری) سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سید المرسلین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم اور اُن سے اللہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ تک مسلسل چلا گیا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرشد چاروں شرائط بیعت کا جامع ہو پھر ان کا حُسن اعتقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ واللہ تعالیٰ اعْلَم

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۶۹)



طالب غم مدینہ
شیخ و مغفرت و
بے حساب جنت
الغروب میں آقا
کا پڑوس

۹ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، أعراس اور مجلسِ میلاد وغیرہ میں نیز اپنے مرحوموں کے ایصالِ ثواب کیلئے مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ پمفلٹ اور رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی ڈکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیئے، اخبار و فرشتوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھروں میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیئے۔

مدینہ

۱۔ غوث یعنی فریاد سننے والا ۲۔ غیث یعنی کنواں

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈنکر ہو اور وہ مجھ پر زُور دے پاک نہ پڑھے۔ (عام)

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم دکھا نیلا گنبدِ دکھا غوثِ اعظم
مجھے جامِ الفت پلا غوثِ اعظم رہوں مست و بے خود سدا غوثِ اعظم
کرم کیجئے پھر میں بغداد آؤں مرے پیر کا واسطہ غوثِ اعظم
مجھے اپنی چوکھٹ کا ٹٹا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم
ترے آستان کا ہوں مگلتا گزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مرا غوثِ اعظم
گناہوں کا بار اپنے سر پر اٹھا کر پھروں کب تلک جا بجا غوثِ اعظم
علاج آخرائے مرشدی کب کریں گے! گناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم
گنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا تو ہو گا مرا ہائے! کیا غوثِ اعظم
نظرِ مرشدی تیری جانب لگی ہے عذابوں سے لینا بچا غوثِ اعظم
جہاں میں جیوں سنتوں کے مطابق مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم

ہو عطار کی بے حساب بخشش آقا

یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم



سُنّت کی بہارس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مجاہدینِ مَدَنی نے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعراتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قایقوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”تکبیرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے مَدَنی دار کو متبع کروانے کا معمول بنالیتے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکات سے پابند سُنّت بننے، مَکُنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِیہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیہوش ذِیہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قایقوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: حمید سہیل کمار، فون: 021-32203311
- راولپنڈی: حفصہ، ڈاکو، پتلی پک، قتل، فون: 051-5553765
- لاہور: دائرہ دار، مارکیٹ گنج، رول، فون: 042-37311679
- پشاور: فیضان مدینہ، بک، پشاور، فون: 066-5571686
- سرگودھا: (پیشہ) اکمل، چار، رول، فون: 041-2632625
- کشمیر: پک، حمید، پشاور، فون: 058274-37212
- میرپور: فیضان مدینہ، کئی، فون: 022-2620122
- مٹان: نور، کئی، پشاور، فون: 061-4511192
- مکمل: کئی، رول، پشاور، فون: 044-2550767
- گورکھپور: (پشاور) کئی، پشاور، فون: 055-4225653
- گورکھپور: (پشاور) کئی، پشاور، فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلّہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34125858 / 34921389-93 / 34126999

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

